''ماں''

(ہر بیٹے کے نام......تائبؔ کا پیغام)

پروفیسر محمد اکرام تائبؔ

ہر قدم پر اک نئی حائل بلا ہے دوستو
دور ہو جس سے بلا ، ماں کی دعا ہے دوستو

ماں کی خدمت ہی سے رتبہ پا گئے حضرت اویسؓ
ماں ہی کے قدموں تلے سب کچھ چھپا ہے دوستو

جو بچاتی ہے جلالِ ایزدی سے طور پر
حضرتِ موسیٰ کو وہ ماں کی دعا ہے دوستو

ماں کی چوکھٹ پر تو ہیں ، پیغمبروں کے سر بھی خم
اِس زمیں پر ماں ، فلک پر اک خدا ہے دوستو

ماں ، محبت ، خدمت و ایثار و قربانی کا نام
ماں تو اک انمول انعامِ خدا ہے دوستو

ماں اگر خوش ہے تو راضی ہے خدا بھی عرش پر
جو رضا ماں کی وہی اُس کی رضا ہے دوستو

ماں ہی کے دم سے ہے قائم رونقِ بزمِ جہاں
ماں ہے روحِ زندگی ، جانِ وفا ہے دوستو

ماں کی آغوشِ وفا پیر و جواں کے واسطے
خُلد سے جو آئے وہ ٹھنڈی ہوا ہے دوستو

گود میں اپنی جو لے کر کاٹ دے آنکھوں میں رات
کون کرتا اِس جہاں میں یوں بھلا ہے دوستو

میرا ہر بچہ قیامت تک رہے خندہ لَباں
ہر کسی ماں کے یہی دل کی صدا ہے دوستو

دوسرے رشتے سبھی ذاتی غرض سے ہیں قریب
پیار اک ماں کا جہاں میں بے ریا ہے دوستو

مونس و مخلص شریکِ زندگی بھی ہے بہت
رنگ ماں کے پیار کا لیکن جدا ہے دوستو

دو جہاں میں اُس کو مل سکتی نہیں منزل کبھی
وہ جو بدقسمت کوئی ماں سے خفا ہے دوستو

ماں کے اوصافِ حمیدہ کو میں کیا کیا نام دوں
پھول ، خوشبو ، چاندنی ، بادِ صبا ہے دوستو

تلخ لہجے میں کبھی تائبؔ نہ ماں سے بولنا
ماں کی ناراضی جہنم کی سزا ہے دوستو